موسیقی روح کی غذا
یا کہ سزا؟

مؤلف

بشیر احمد عسکری ؒ

شعبہ نشر و اشاعت

جمعیت اہلحدیث حیدرآباد رجسٹرڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق طباعت محفوظ ہیں

نام	موسیقی روح کی غذا یا کہ سزا؟
مؤلف	بشیر احمد عسکری حفظہ اللہ
تاریخ طباعت	جولائی 2009
تعداد	2000
ناشر	شعبہ: نشر واشاعت جمعیت اہل حدیث حیدر آباد

ملنے کا پتہ

جامع محمدی مسجد اہل حدیث پکہ قلعہ چوک

حیدر آباد سندھ

0222-616105

ناشر

شعبہ: نشر واشاعت جمعیت اہل حدیث

حیدر آباد سندھ

فہرست

ابتدائیہ 3

موسیقی روح کی غذا ہے یا کہ سزا؟ 4

موسیقی گمراہی اور عذاب کا ذریعہ 7

گانا شیطانی آواز ہے 10

گانے بجانے سے بچنا مومن کی علامت ہے 11

گانا بجانا مشرکین کا ہتھکنڈہ 12

موسیقی حرام ہے 13

موسیقی عذاب اور مصائب کا سبب ہے 14

گانا بجانا حماقت اور فجور ہے 14

گانا موسیقی دنیا و آخرت میں ملعون ہے 15

موسیقی حلال سمجھنے والے خنزیر بن جائیں گے 16

موسیقی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار نفرت 17

آلات موسیقی رحمت سے دوری کا سبب ہیں [illegible]

صحابہ کرام اور موسیقی 19

حرمت موسیقی پر ائمہ اربعہ کا اجماع 21

موسیقی علماء اسلام کی نظر میں 25

موسیقی سائنس کی نظر 29

شاید کے تیرے دل میں اتر جائے میری بات 31

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

محترمہ قارئین کرام! زیر نظر کتابچہ بنام "موسیقی روح کی غذا یا کہ سزا" پیش خدمت ہے جس میں کتاب وسنت کی روشنی میں سلف کے فہم کے مطابق موسیقی کو کلی طور پر حرام ثابت کیا گیا ہے تاکہ آئے روز میڈیا پر موسیقی سے متعلق ہونے والے مذاکروں سے پیدا ہونے والے شکوک وشبہات میں پڑنے کے بجائے کتاب وسنت کے واضح دلائل اور علماء امت کے فیصلوں کے مطابق اس شیطانی فعل سے مکمل اجتناب کیا جائے تاکہ ہمارے قلوب ایمان کی دولت سے مالا مال ہو جائیں (آمین) مؤلف کتاب نے بہت عمدگی سے کتاب کو ترتیب دیا ہے جس میں سب سے پہلے قرآن کریم کی آیات مبارکہ پھر نبی ﷺ کی احادیث اور پھر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور علماء امت کے اقوال باحوالہ نقل کئے ہیں (گویا امت محمدیہ میں تواتر کے ساتھ موسیقی کی حرمت ثابت ہے) خصوصا ائمہ اربعہ کے اقوال اور اجماع کے بعد موسیقی کے حرام ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی اللہ تعالی ہم سب مسلمانوں کو موسیقی کی لعنت سے ہمیشہ کے لئے محفوظ فرمائے اور کتاب کے مؤلف کو اپنی خصوصی رحمتوں سے نوازے

آمین ثم آمین یارب العالمین

ابو محمد ادریس سلفی

ناظم: شعبہ نشر اشاعت

جمعیت اہل حدیث حیدر آباد سندھ (رجسٹرڈ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

عرض مؤلف

موسیقی روح کی غذا ہے یا کہ سزا؟

ہمارے معاشرے کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ کئی بڑی برائیوں پر خوبصورت لیبل لگا کر ان کو بزعم خود حلال سمجھ لیا گیا شراب جیسی ام الخبائث برائی پر وھسکی(whisky)جن(Gin) بیئر(Bear)، ونٹیج (Vintage)وائین Wine جیسے لیبل آویزاں کئے ،بے حیائی اور بے پردگی کو فیشن (Fashion) کا نام دیا گیا سود جیسی لعنت کو انشورنس(Insurance)، سیونگ اکاونٹ (Saving account) وغیرہ جیسے القابات دیئے گئے ،گلوگار ،اداکار ،رقصاؤں کو بہتریں القابات سے نوازا جاتا ہے مثلا: سپر اسٹار (Super star) ھیرو(Hero) ،آئیڈیل (Ideal)اورراگ گانے جیسی برائی کو ثقافت، تھذیب فنون لطیفہ اور روح کی غذا قرار دیا گیا، لیکن قارئین کرام ذرا غور کریں کہ جس موسیقی کو خالق کائنات نے گمراہی اور عذاب کا ذریعہ قرار دیا وہ مسلم معاشرے کی ثقافت کیسے بن سکتی ہے ؟ جس موسیقی کو شیطانی آواز، حرام، حماقت ،فجور، مصائب کا سبب قابل لعنت ،اور خنزیر بنانے والا گناہ قرار دیا گیا وہ گناہ تھذیب اور فنون لطیفہ کیسے بن سکتا ہے ؟ جس عمل کو دل کیلئے نفاق کہا گیا وہ دل کا قرار کیوں کر بن سکتا ہے ؟ وہ موسیقی جس سے رسول اکرم ﷺ نے اظہار نفرت کیا، صحابہ کرام، تابعین عظام، ائمہ اربعہ اور جید علماء نے کبیرہ گناہ سمجھا اس گناہ کو آج کے نام نہاد مسلمان نے حلال کہنے کی جرات کیسے کرلی؟ حرام چیز کو حلال قرار دینا شریعت سازی ہے اور شریعت سازی دائرہ دین سے خارج کرنے والا عمل ہے۔ بہر حال ناموں اور القابات کی تبدیلی سے حقائق تبدیل نہیں ہوتے لہذا گانا، بجانا حرام

اور روح، دماغ اور دل کیلئے ایک سزا ہے نہ کہ غذا اور سلیم الفطرت غیر مسلم مفکرین نے بھی اس بات اعتراف کیا ہے مشہور امریکی مفکر ایلن بلوم نے موسیقی کو "روح کی کچرا غذا" (Junk food of soul) قرار دیا ہے موسیقی کو روح کی غذا کہنے والے پاپ سنگر مائیل جیکسن کی پر سرار موت اور المناک زندگی سے عبرت حاصل کریں کہ موسیقی، بے تحاشہ دولت کے باوجود وہ خود کو سب سے زیادہ تنہا کہتا تھا، مائیکل کی روحانی اور جسمانی مصائب و مشکلات سے گھری ہوئی پوری زندگی ایک نشان عبرت ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"واضح رہے گانے بجانے کے چند برے اثرات ہیں گانا بجانا دل میں نفاق کو اس طرح پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اگاتا ہے چند برے اثرات یہ ہیں: گانا بجانا دل کو غافل کرتا ہے قرآن کو سمجھنے، اس پر غور کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے روکتا ہے قرآن اور گانا کبھی ایک دل میں اکھٹے نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ دونوں متضاد چیزیں ہیں، قرآن خواہشات کی پیروی سے روکتا ہے، نفسانی خواہشات اور گمراہی کو دور کرنے کا حکم دیتا ہے، شیطانی قدموں کی پیروی سے روکتا ہے جبکہ گانا ان تمام اچھے کاموں کے برعکس برے کاموں کا حکم دیتا ہے، برائیوں کو اچھا کر کے پیش کرتا ہے، گمراہانہ خواہشات کی طرف نفس کو برانگیختہ کرتا ہے، نفس کے امن کو تباہ و برباد کر کے اسے برائی پر ابھارتا ہے اور اسے ہر خوبصورت مرد و زن کی طرف مائل کرتا ہے۔ گانا بجانا اور شراب دونوں دودھ شریک ہیں اور یہ دونوں نفس کو برائی کی طرف آمادہ کرنے میں ایک جیسے ہیں شیطان نے ان کے درمیان اخوت کا ایسا بندھن باندھا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہو سکتا، گانا بجانا دل کے رازوں کو ظاہر کرنے والا اور شرافت اور مروت کو ختم کر دینے والا ہے، یہ آہستہ آہستہ خیالات کی دنیا کی طرف لے جاتا ہے، غلط خواہشات اور احمقانہ پن، بے حیائی، کم عقلی اور بے وقوفی پیدا کرتا ہے۔ جب کسی آدمی کو دیکھو جو باوقار ہے، کشادہ ذہن کا مالک ہے اور اس پر ایمان کی

تازگی، اسلام کا نکھار ہے اور قرآن کی مٹھاس کو وہ دوران تلاوت محسوس کرتا ہے، اگر یہی بندہ موسیقی کو دل لگا کر سننے لگے اور اس کی طرف راغب ہو جائے تو اس کی عقل خراب ہو جاتی ہے حیا کا مادہ کم ہو جاتا ہے اس کی شرافت و مروت ختم ہو جاتی ہے، اس کا نکھار پن اور وقار اس سے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور شیطان اس سے راضی ہو جاتا ہے اس کا ایمان اللہ تعالیٰ کے ہاں فریاد کرتا ہے اور اس کا قرآن اس پر بوجھل ہو جاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب! مجھے اور اپنے دشمن (شیطان) کے کلام کو ایک سینے میں جمع نہ کر وہ بندہ ان باتوں کو اچھا سمجھنے لگتا ہے جنہیں وہ موسیقی سے پہلے برا سمجھتا تھا اپنے ان رازوں کو ظاہر کر دیتا ہے جنہیں وہ مخفی رکھتا تھا، کم گوئی، شرف اور وقار کے بجائے کثرت کلام، دروغ گوئی اور کمینگی پر اتر آتا ہے انگلیوں کو چٹخاتا ہے، کبھی سر جھکاتا ہے، کبھی کندھوں کو جنبش دیتا ہے کبھی پاؤں زمیں پر مارتا ہے کبھی اپنے سر کو پیٹتا ہے کبھی پاگلوں کی طرح بے تحاشا اچھلتا کودتا ہے کبھی اس طرح گھومنے لگتا ہے جس طرح کوئی گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، عورتوں کی طرح تالیاں بجاتا ہے، بیل کی طرح آواز نکالتا ہے کبھی غمزدہ کی طرح آہ وزاری کرتا ہے، کبھی احمقوں کی طرح چیختا چلاتا ہے ـــــ یہاں تک بعض صالحین نے فرمایا کہ گانا بجانا کچھ لوگوں میں نفاق اور کچھ لوگوں میں دشمنی اور کچھ لوگوں میں جھوٹ اور کچھ لوگوں میں فسق و فجور اور کچھ لوگوں میں تکبر پیدا کرتا ہے۔"

(اغاثۃ اللھفان 1 / 249 طبع: دار لمعرفہ ـــ بیروت)

معاشرے سے اس برائی کا خاتمہ ایک مسلسل کوشش اور جہد وجہد سے ممکن ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کو ایسی مساعی کا ایک حصہ بنائے راقم اور ناشرین کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے

آمین یارب العالمین

کتبہ: بشیر احمد عسکری

مدرس مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث حیدرآباد

باب اول : قرآنی آیات

موسیقی گمراہی اور عذاب کا ذریعہ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ

(سورۃ لقمان آیات نمبر6)

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بے ہودہ حکایتیں (لغو باتیں) خریدتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے تین بار قسم اٹھا کر فرمایا کہ لھوالحدیث سے مراد گانا بجانا ہے

(تفسیر الطبری (39/21) ،الحاکم (2 / 411) شعب الایمان للبیہقی " (4 / 278 / 5096) تلبیس إبلیس لابن الجوزی (ص 246) امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے امام ذہبی نے موافقت کی ہے امام ابن قیم نے صحیح قرار دیا شیخ البانی نے صحیح قرار دیا ہے ملاحظہ ہو: (تحریم آلات الطرب 143)

امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں یہ آیت گانے اور راگ باجوں کے متعلق اتری ہے.

سیدنا ابنِ عباس و جابر رضی اللہ تعالی عنہما اور حضرت عکرمہ ، سعید بنِ جبیر ، مجاہد ، مکحول ، عمر بن شعیب اور علی بن بذیمہ رحمہم اللہ تعالی سے بھی اس آیت کی یہی تفسیر منقول ہے۔(تفسیر ابن کثیر : دار طیبہ للنشر والتوزیع 6 / 331)

سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

"تو اس میں ہر حرام کلام، اور سب لغو اور باطل باتیں، بکواس اور کفر و نافرمانی کی طرف رغبت دلانے والی بات چیت، اور راہ حق سے روکنے والوں اور باطل دلائل کے ساتھ حق کے خلاف جھگڑنے والوں کا کلام، اور ہر قسم کی غیبت و چغلی، اور سب و شتم، اور جھوٹ و کذب بیانی، اور گانا بجانا، اور شیطانی آواز موسیقی، اور فضول اور لغو قسم کے واقعات و مناظرات جن میں نہ تو دینی اور نہ ہی دنیاوی فائدہ ہو سب شامل ہیں "

(تفسیر السعدی (6 / 150)

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

"لھوالحدیث" یعنی لغویات خریدنے کی تفسیر میں صحابہ کرام اور تابعین عظام کی تفسیر ہی کافی ہے، انہوں نے اس کی تفسیر یہی کی ہے کہ : یہ گانا بجانا، ہے، ابن عباس، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے یہ صحیح ثابت ہے .ابو الصھباء کہتے ہیں: میں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے اللہ تعالی کے فرمان :(وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ) کے متعلق سوال کیا کہ اس سے مراد کیا ہے تو ان کا جواب تھا :اس اللہ تعالی کی قسم جس کے علاوہ کوئی اور معبود بر حق نہیں اس سے مراد گانا بجانا ہے۔انہوں نے یہ بات تین بار دھرائی- اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے صحیح ثابت ہے کہ اس ۔سے مراد گانا بجانا ہی ہے اور لھو الحدیث کی تفسیر گانے بجانے، اور عجمی لوگوں کی باتیں اور ان کے بادشاہ اور روم کے حکمران کی خبروں کی تفسیر میں کوئی تعارض نہیں، یا اس طرح کی اور باتیں جو مکہ میں نضر بن حارث اہل مکہ کو سنایا کرتا تھا تاکہ وہ قرآن مجید کی طرف دھیان نہ دیں، یہ دونوں ہی لھو الحدیث میں شامل ہوتی ہیں .اسی لیے ابن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا تھا: لھو الحدیث سے مراد باطل اور گانا بجانا ہے. تو بعض صحابہ نے یہ بیان کیا ہے، اور بعض نے دوسری بات بیان کی ہے، اور بعض صحابہ کرام نے دونوں کو جمع کرکے ذکر کیا ہے، اور گانا بجانا تو شدید قسم کی لہو ہے، اور بادشاہوں اور حکمرانوں کی باتوں سے زیادہ نقصان دہ ہے، کیونکہ یہ زنا کا زینہ اور پیش خیمہ ہے، اور اس سے نفاق و شرک پیدا ہوتا ہے، اور شیطان کی شراکت ہوتی ہے، اور عقل میں خمار پیدا ہو جاتا ہے، اور گانا بجانا ایک ایسی چیز ہے جو قرآن مجید سے روکنے اور منع کرنے والی باطل قسم کی باتوں میں سب سے زیادہ شدید ہے، کیونکہ اس کی جانب نفس بہت زیادہ میلان رکھتا ہے، اور اس کی رغبت کرتا ہے. تو ان آیات کے ضمن میں یہ بیان ہوا ہے کہ قرآن مجید کے بدلے لہو لعب اور گانا بجانا اختیار کرنا تاکہ بغیر علم کے اللہ کی راہ سے روکا جائے اور اسے ہنسی ومذاق بنایا جائے یہ قابل مذمت ہے، اور جب اس پر قرآن مجید کی تلاوت کی جائے تو وہ شخص منہ پھیر کر چل دے، گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں، اور اس کے کانوں میں پردہ ہے، جو کہ بوجھ اور بہرہ پن ہے، اور اگر وہ قرآن مجید میں سے کچھ کو جان بھی لے تو اس سے استہزاء اور مذاق کرنے لگتا ہے، تو یہ سب کچھ ایسے شخص ہی صادر ہوتا ہے جو لوگوں میں سب سے بڑا کافر ہو، اور اگر بعض گانے والوں اور انہیں سننے والوں میں سے اس کا کچھ حصہ واقع ہو تو بھی ان کے لیے اس مذمت کا حصہ ہے "

(اغاثۃ اللھفان (1 / 258 _ 259 طبع مکتبہ و مطبع مصطفیٰ البابی)

گانا شیطانی آواز ھے

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِم بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا

(سورۃ الاسرا ء 64)

"ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے گا بہکالے اور ان پر اپنے سوار اور پیادے چڑھالااور ان کے مال اور اولاد میں سے اپنا بھی حصہ لگا اور انہیں (جھوٹے) وعدے دے لے ان سے جتنے بھی وعدے شیطان کے ہوتے ہیں سب کے سب سراسر فریب ہیں"

امام ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قیل هو الغناء قال مجاهد باللهو والغناء أي استخفهم بذلك وقال ابن عباس في قوله { واستفزز من استطعت منهم بصوتك } قال كل داع دعا إلى معصية الله عزوجل وقال قتادة واختاره ابن جرير

"اس آیت میں شیطانی آواز سے گانا بجانا مراد ہے امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے (اے ابلیس) تو اُنھیں کھیل تماشوں اور گانے بجانے کے ساتھ مغلوب کر۔اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔اس آیت میں ہر وہ آواز مراد ہے جو اللہ

تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف دعوت دے، یہی قول قتادہ رحمہ اللہ تعالی کا ہے اور اسی کو ابن جریر رحمہ اللہ تعالی نے اختیار فرمایا ہے۔" (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۵۰ جلد ۳)

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں

یہ اضافت تخصیص ہے، جس طرح اس کی طرف گھڑ سوار اور پیادے کی اضافت کی گئی ہے، چنانچہ ہر وہ کلام جو اللہ تعالی کی اطاعت کے بغیر ہو، اور ہر وہ آواز جو بانسری یا دف حرام یا ڈھول وغیرہ کی ہو وہ شیطان کی آواز ہے .اور اپنے قدم پر چل کر کسی معصیت کی طرف جائے تو یہ شیطان کے پیادہ اور ہر سواری جو معصیت کی طرف لے جائے وہ اس کے گھڑ سوار میں شامل ہوتا ہے، سلف رحمہ اللہ نے ایسا ہی کہا ہے، جیسا کہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے: " اس کا پیادہ ہر وہ قدم ہے جو اللہ کی معصیت و نافرمانی کی طرف اٹھے " انتہی . (اغاثۃ اللھفان 1 / 252)

گانے بجانے سے بچنا مومن کی علامت ہے

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا

(سورۃ الفرقان 72)

اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں.

عن مجاهد في قوله:(وَالَّذِينَ لا يَشْهَدُونَ الزُّورَ) قال: لا يسمعون الغناء.

امام مجاھد رحمہ اللہ فرماتے ہیں :(وَالَّذِينَ لا يَشْهَدُونَ الزُّورَ) کا مطلب یہ ہے کہ وہ گانے بجانے نہیں سنتے۔ تفسیر طبری (313/ 19)

محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں (اس آیت میں الزور کا مطب) بے ہودہ باتیں اور گانے بجانے ہیں۔

فاولی الاقوال بالصواب فی تأویلہ ان یقال الذین لا یشھدون الزور شیئا من الباطل لاشرکاً ولا غناءً ولا کذباً ولا غیرہ وکل ما لزمہ اسم الزور۔

(تفسیر ابن جریر ص۲۹ ج۱۹)

سب سے صحیح قول یہ ہے کہ یوں کہا جائے : وہ (رحمان کے بندے) کسی قسم کے باطل میں شریک نہیں ہوتے نہ شرک میں اور نہ گانے بجانے میں اور نہ جھوٹ میں اور نہ اس کے علاوہ کسی ایسے عمل میں جس پر "زور" کا اطلاق ہو ۔

گانا بجانا مشرکین کا ہتھکنڈا ہے

أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ‎ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ‎ وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ (سورۃ النجم ۵۹،۶۰)

پس کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ اور ہنس رہے ہو؟ روتے نہیں؟ بلکہ تم کھیل رہے ہو
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: سامدون سے مراد گانا بجانا ہے جب وہ قرآن مجید سنتے تو گانے لگتے (تو یہ آیت نازل ہوئی) اور یہ اہل یمن کی لغت ہے جب کوئی یمنی کہے کہ اسمد (تو اس جملے کا معنی ہے گانا سناؤ) : (تفسیر طبری 559/22)

باب دوم : احادیث مبارکہ

موسیقی حرام ہے

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيَّ ـ أَوْ حَرَّمَ ـ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوْبَةَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

سنن ابی داود (3696) والبیہقی (10 / 221) مسند احمد (1 / 274) مسند ابی یعلی (2729) صحیح لابن حبان (5341) وابوالحسن الطوسی فی "الاربعین" (ق 13 / 1 - ظاہریۃ) والطبرانی المعجم الکبیر" (12 / 101 - 102) حدیث نمبر 12598) (12599) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (1807)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ نے فرمایا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر شراب، جوئے، کوبہ (ڈھول) کو حرام قرار دیا ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوْبَةَ وَالْغُبَيْرَاءَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ: بے شک اللہ رب العزت نے شراب، جوئے، ڈھول، اور چینہ (پودے کی ایک قسم) کی شراب کو حرام قرار دیا ہے۔ سنن ابی داود (3685) وافی شرح المعانی للطحاوی (2 / 325)، البیہقی (10 / 221 - 222) مسند احمد (2 / 158، 170) شیخ البانی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: (تحریم آلات الطرب للالبانی 57)

موسیقی عذاب اور مصائب کا سبب ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ـ صلى الله عليه وسلم ـ قَالَ «فِى هَذِهِ الأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ». فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَتَى ذَاكَ قَالَ «إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ»

ترجمہ :اس اُمت پر یہ آفتیں آئیں گی زمین میں دھنسا، شکلوں کا مسخ ہونا اور پتھروں کی بارش - ایک صحابی نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول ! یہ کب ہوگا؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! جب گانے والی عورتوں اور راگ باجوں کا دور دورہ ہوگا اور شراب نوشی ہوگی۔

سنن الترمذی فی "کتاب الفتن " حدیث نمبر (2213) " ذم الملاہی" لابن ابی الدنیا (ق 1 / 2) " السنن الواردۃ فی الفتن " لابی عمرو الدانی (ق 39 / 1 و 40 / 2) شیخ البانی نے صحیح قرار دیا ہے ملاحظہ ہو الصحیحۃ (1604)

گانا بجانا حماقت اور فجور ہے

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ نکلے تو ان کا بیٹا ابراہیم موت و حیات کی کش مکش میں تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹے کو گود میں رکھا تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے .تو عبد الرحمن کہنے لگے: آپ رونے سے منع کرتے ہیں، اور خود رو رہے ہیں ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نُهِيتُ عَنِ النَّوحِ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٌ عِنْدَ نَغْمَةِ لَهْوٍ وَلَعِبٍ وَمَزَامِيرِ شَيْطَانٍ وَصَوْتٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ خَمْشُ وُجُوهٍ وَشَقُّ جُيُوبٍ وَرِنَّةٍ

میں رونے سے منع نہیں کرتا، بلکہ دو احمق اور فاجر قسم کی آوازوں سے منع کرتا ہوں، ایک تو مزامیر شیطان اور موسیقی کے آلات اور نغمہ کے وقت نکالی جانے والی آواز سے، اور دوسری مصیبت کے وقت چہرے پیٹنے اور گریبان پھاڑنے کے ساتھ آہ بکا کرنے کی آواز۔

السنن الکبری للبیہقی (4 / 69) سنن الترمذی حدیث نمبر (1005) امام ترمذی فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن ہے، اور اسے امام حاکم نے المستدرک (4 / 43) اور الطیالسی نے مسند الطیالسی حدیث نمبر (1683) اور امام طحاوی نے شرح المعانی (4 / 29) میں نقل کیا ہے، اور علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

موسیقی دنیا و آخرت میں ملعون ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَرِنَّةٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ

دنیا و آخرت میں دو آوازیں ملعون ہیں، ایک خوشی کے وقت گانے کے ساتھ راگ باجوں کی آواز، دوسری مصیبت کے وقت آہ و بکا اور واویلا کرنے کی آواز" مسند البزار (1 / 377 حدیث نمبر (795) منذری فرماتے ہیں: اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقات ہیں، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے الترغیب والترھیب حدیث نمبر (3527) میں اسے حسن قرار دیا ہے۔ سلسلہ الاحادیث الصحیحۃ ۲ / ۹۰ حدیث نمبر (667)

موسیقی حلال سمجھنے والے خنزیر بن جائیں گے

صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

«لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ ، يَأْتِيهِمْ - يَعْنِي الْفَقِيرَ - لِحَاجَةٍ فَيَقُولُوا ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا . فَيُبَيِّتُهُمُ اللهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»

"میری امت میں کچھ لوگ ایسے آئینگے جو زنا اور ریشم اور شراب اور گانا بجانا اور آلات موسیقی حلال کر لینگے، اور ایک قوم پہاڑ کے پہلو میں پڑاؤ کریگی تو ان کے چوپائے چرنے کے بعد شام کو واپس آئینگے، اور ان کے پاس ایک ضرورتمند اور حاجتمند شخص آئیگا وہ اسے کہینگے کل آنا، تو اللہ تعالی انہیں رات کو ہی ہلاک کر دیگا، اور پہاڑ ان پر گرادے گا، اور دوسروں کو قیامت تک بندر اور خنزیر بنا کر مسخ کر دیگا "

امام بخاری نے اسے صحیح بخاری (10 / 51) میں معلقا روایت کیا ہے، اور امام بیہقی نے سنن الکبری (3 / 272) میں اسے موصول روایت کیا ہے، اور طبرانی میں معجم الکبیر (3 / 319) اور ابن حبان نے صحیح ابن حبان (8 / 265) میں روایت کیا ہے، اور ابن صلاح نے علوم الحدیث (32) میں اور ابن قیم نے اغاثۃ اللھفان (255) اور تہذیب السنن (2 / 1270 - 272) اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری (10 / 51) اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (1 / 140) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

موسیقی سے رسول اللہ ﷺ کا اظہار نفرت

نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ :ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے بانسری بجنے کی آواز سنی تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں رکھ لیں اور راستے سے ہٹ کر مجھے کہنے لگے نافع کیا تم کچھ سن رہے ہو؟ تو میں نے عرض کیا: نہیں، تو انہوں نے اپنے کانوں سے انگلیاں نکال لیں، اور کہنے لگے، میں ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو انہوں نے آواز سنی تو اسی طرح کیا۔ مسند احمد (2 / 8 و 38) ، ابن سعد (4 / 163) ،ابو داود (4924 - 4926) فی السنن الکبریٰ للبیہقی (10 / 222) صحیح لابن حبان (2013 - موارد) ،شعب الایمان للبیہقی (4 / 283) شیخ البانی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے (تحریم آلات الطرب ص116)

آلات موسیقی رحمت سے دوری کا سبب ہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قافلہ میں کتا اور گھنٹی ہو اس کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2113)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہی نے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : گھنٹی مزمار شیطان ہے " صحیح مسلم حدیث نمبر (2114)

صحیح مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں : گھنٹی کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ.: گھنٹی سے فرشتوں کی نفرت کا باعث یہ ہے کہ یہ ناقوس کے مشابہ ہے، یا پھر ان لٹکانے والی اشیاء

میں ہے جس سے منع کیا گیا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے اس کا سبب آواز کی کراہت ہے، اور اس کی تائید مزامیر شیطان والی روایت کرتی ہے" انتہی .

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ فرشتے اس قافلہ کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو؛ کیونکہ جانوروں کے چلنے اور ان کے ہلنے سے موسیقی اور سر پیدا ہوگا، اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ گانے بجانے کے آلات حرام ہیں) انتہی (شرح ریاض الصالحین (4 / 340 .)

موبائل فون میں موسیقی والی ٹونز لگانا برائی اور حرام کام ہے :

الشیخ محمد صالح المنجد لکھتے ہیں : ان ٹونز سے بچنے کے لیے آپ کو عام (سادہ) ٹیلی فون کی گھنٹی ہی کافی ہے یا اس کے علاوہ کوئی (فطری آواز والی) ٹونز لگا لیں جس میں موسیقی نہ ہو . مستقل فتوی کمیٹی سے موبائل فون میں موسیقی والی ٹونز کے حکم کے متعلق دریافت کیا گیا تو کمیٹی کا جواب تھا : ٹیلی فون اور دوسرے آلات میں موسیقی والی ٹونز کا استعمال جائز نہیں، کیونکہ موسیقی کے آلات کا سننا حرام ہے، جیسا کہ شرعی دلائل سے ثابت ہے، اور اس کے بدلے عام گھنٹی اور ٹون استعمال کی جا سکتی ہے : مجلۃ الدعوۃ (عربی) عدد نمبر (1795) صفحہ (42) .سائل نے سوال میں یہ ذکر کیا ہے کہ اس نے اپنے موبائل میں قرآنی آیت کی ٹون لگا رکھی ہے، اولی اور بہتر تو یہی ہے کہ ایسا نہ کیا جائے، کیونکہ خدشہ ہے کہ ایسا کرنے میں قرآن مجید کی توہین ہے، تو یقیناً اللہ تعالی نے قرآن مجید اس لیے نازل فرمائی ہے تاکہ یہ کتاب ہدایت کی کتاب بنے جو اس قوم کو بہتر اور اچھی راہ کی راہنمائی کرے، تو یہ کتاب قرآن مجید پڑھی جائے، اور ترتیل کے ساتھ اس کی تلاوت ہو، اور اس کے معانی پر غور و فکر کیا جائے، اور اس پر عمل کیا جائے، نہ کہ یہ بطور الارم استعمال کیا جائے، تو سائل کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے موبائل فون کو عام ٹون پر کرلے جس میں کوئی موسیقی نہ ہو۔

باب سوم صحابہ کرام اور موسیقی

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ

گانا بجانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔

ذم الملاہی لابن ابی الدنیا (ق 4 / 2) ،السنن الکبریٰ للبیہقی (10 / 223)، شعب الایمان للبیہقی " (4 / 278 / 5098،5099)علامہ البانی نے اس روایت کی سند کو صحیح قرار دیا ہے تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو (تحریم آلات الطرب 1/ 145)

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَلدُّفُّ حَرَامٌ وَالْمَعَازِفُ حَرَامٌ وَالْكُوْبَةُ حَرَامٌ وَالْمِزْمَارُ حَرَامٌ

دف حرام ہے،آلات موسیقی حرام ہیں، طبل حرام ہے، بانسری حرام ہے۔

البیہقی (10 / 222) شیخ البانی نے اس روایت کی سند کو صحیح قرار دیا تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو : (تحریم آلات الطرب 92/1)

دف کی حرام صورت یہ ہے کہ اس کو بجانے والا مرد ہو، یا اس کے ساتھ کوئی اور آلہ موسیقی لگایا ہوا ہو صحیح یہی ہے کہ صرف عورتیں ہی دف بجا سکتی ہیں، اور مردوں میں سے اگر کوئی شخص دف بجاتا ہے تو اس نے عورتوں کے سات مشابہت کی، اور یہ کبیرہ گناہوں میں شامل

ہوتا ہے. باقی عید یا خوشی کے اور سفر سے واپس آنے والے شخص کی آمد کے موقعہ پہ عورتوں کو دف بجانے کی اجازت ہے

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اظہار نکاح کے لیے شادی کی تقریبات میں دف بجانی مشروع ہے، اور اگر یہ دف بجانا کسی اور فساد کا باعث بنے تو پھر یہ ممنوع ہے. مجوع الفتاوی (10 / 218).

اور اس ممانعت میں دف بجا کر رقص کرنا اور ناچنا بھی شامل ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" رقص کرنا اور ناچنا مکروہ ہے، اور خاص کر جب اس سے فتنہ کا خدشہ اور ڈر ہو تو جائز نہیں، کیونکہ بعض اوقات ناچنے اور رقص کرنے والی رقاصہ لڑکی نوجوان اور خوبصورت بھی ہوتی ہے جس کا رقص شہوت انگیخت کا باعث ہوتا ہے، حتی کہ عورتوں میں بھی"

انلقاء الباب المفتوح (1 / 580).

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما

ابن عمر رضی اللہ عنہ کے موقف کیلئے ملاحظہ ہو: صفحہ 10

باب چہارم حرمت موسیقی پر ائمہ اربعہ کا اجماع

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :ائمہ اربعہ کا مذہب ہے کہ گانے بجانے کے سب آلات حرام ہیں، صحیح بخاری وغیرہ میں ثابت ہے کہ :"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ ان کی امت میں کچھ ایسے لوگ بھی آئینگے جو زنا اور ریشم اور شراب اور گانا بجانا حلال کر لینگے " اور اس حدیث میں یہ بیان کیا کہ ان کی شکلیں مسخ کرکے انہیں بندر اور خنزیر بنا دیا جائیگا ....اور آئمہ کرام کے پیروکاروں میں سے کسی نے بھی گانے بجانے کے آلات میں نزاع واختلاف ذکر نہیں کیا " (المجموع (11 / 576.)

امام مالک رحمہ اللہ :

امام مالک رحمہ اللہ سے کسی نے ڈھول اور بانسری بجانے کے متعلق دریافت کیا یا اگر راستے یا کسی مجلس میں اس کی آواز کان میں پڑ جائے اور آپ کو اس سے لذت محسوس ہو تو کیا حکم ہے ؟ تو ان کا جواب تھا :اگر اسے اس سے لذت محسوس ہو تو وہ اس مجلس سے اٹھ جائے، (لیکن اگر وہ کسی ضرورت کی بنا پر بیٹھا ہو، یا پھر وہاں سے اٹھنے کی استطاعت نہ رکھے) اور اگر راہ چلتے ہوئے آواز پڑ جائے تو وہ وہاں سے واپس آ جائے یا آگے نکل جائے ۔

"الجامع للقیروانی (262) اور ان کا قول ہے :ہمارے نزدیک تو ایسا کام فاسق قسم کے لوگ کرتے ہیں .(تفسیر القرطبی 14 / 55)

امام شافعی رحمہ اللہ :

ابن جوزی رحمہ اللہ اپنی مایہ ناز کتاب " تلبیس ابلیس " میں لکھتے ہیں :

ابوطیب طاہر الطبری کہتے ہیں کہ امام شافعی نے فرمایا: گانا مکروہ (تحریمی) اور باطل کے مشابہ ہے جب کوئی اس میں زیادہ واقع ہو جائے تو وہ سفیہ (بے وقوف، احمق) ہے اور اس کی گواہی قبول نہ کی جائے (تلبیس ابلیس ص 230 طبع دارالفکر)

اور ابن قیم رحمہ اللہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

اور امام شافعی فرماتے ہیں: اگر لونڈی کے مالک نے لوگوں کو اس کا گانا سنانے کیلئے جمع کیا ہے تو وہ بے وقوف ہے اور اس کی گواہی قبول نہ کی جائے بلکہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس عمل کو دیاثت (بے غیرتی) قرار دیا ہے اور جو شخص اس طرح کرتا ہے وہ دیوث (بے غیرت) ہے (اغاثۃ اللھفان 1 / 425)

اور شافعیہ میں سے کفایۃ الاخیار کے مؤلف نے گانے بجانے اور بانسری وغیرہ کو منکر میں شمار کیا ہے، اور اس مجلس میں جانے والے پر اس برائی اور منکر سے رکنے اور روکنے کو واجب قرار دیا ہے تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: (کفایۃ الاخیار فی حل غایۃ الاختصار: 2 / 128)

امام ابو حامد غزالی شافعی رحمہ اللہ حرمت غناء کے متعلق حضرت امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری، مالک بن انس و دیگر علماء رحمہ اللہ کا مذہب نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

وقال الشافی رحمہ اللہ فی کتاب اداب القضاء: ان الغناء مکروہ یشبہ الباطل ومن استکثر منہ فھو سفیہ ترد شھادۃ ۔قال الشافعی رحمہ اللہ صاحب الجاریہ اذاجمع الناس لسماعھا فھو سفیہ ترد شھادہ وحکی عن الشافعی رحمہ اللہ انہ کان یکرہ الطقطقۃ بالقضیب ویقول وضعتہ الزنادقہ لیشتغلوابہ عن القرآن ۔ (احیاء علوم الدین ص ۲۶۹ ج ۲)

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کتاب آداب القضاء میں لکھتے ہیں کہ گانا بجانا ایک مکروہ اور باطل مشغلہ ہے جو اس میں زیادہ انہماک رکھے وہ احمق ہے ، اسکی گواہی رد کر دی جائے گی۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ گانے والی لونڈی کا مالک اگر گانا سنانے کے لئے لوگوں کو جمع کرے تو وہ بھی احمق اور مردود الشہادۃ ہے۔امام شافعی رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہ چھڑی بجانے سے جو ٹک ٹک کی آواز پیدا ہو وہ بھی مکروہ اور ناپسندیدہ ہے یہ فتنہ زندیق لوگوں کی ایجاد ہے تاکہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کو قرآن مجید سے غافل کردیں۔

امام احمد رحمہ اللہ

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں :اس میں امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ: ان کے بیٹے عبد اللہ کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے گانے بجانے کے متعلق دریافت کیا تو ان کا کہنا تھا: یہ دل میں نفاق پیدا کرتا ہے، مجھے پسند نہیں، پھر انہوں نے امام مالک رحمہ اللہ کا قول ذکر کیا کہ: ہمارے نزدیک ایسا کام فاسق قسم کے لوگ کرتے ہیں۔(اغاثۃ اللھفان 248/1)

اور حنبلی مسلک کے محقق ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :گانے بجانے کی تین اقسام ہیں :پہلی قسم: حرام .وہ بانسری اور سارنگی اور ڈھول اور گٹار وغیرہ بجانا ہے .تو جو شخص مستقل طور پر اسے سنتا ہے اس کی گواہی قبول نہیں کی جائیگی، وہ گواہی میں مردود ہے (المغنی ابن قدامہ (10 / 173)

اور ایک دوسری جگہ پر کہتے ہیں : اور اگر اسے کسی ایسے ولیمہ کی دعوت ملے جس میں برائی ہو مثلا شراب نوشی، گانا بجانا، تو اس کے لیے اگر وہاں جا کر اس برائی سے منع کرنا ممکن ہو تو وہ اس میں شرکت کرے اور اسے روکے، کیونکہ اس طرح وہ دو واجب کو اکٹھا کرسکتا ہے، اور اگر روکنا ممکن نہ ہو تو پھر وہ اس میں شرکت نہ کرے " (الکافی (3 / 118)

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ:

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں :اس میں سب سے سخت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے، اور اس کے متعلق ان کا قول سب سے سخت اور شدید ہے، اور ابو حنیفہ کے اصحاب نے آلات موسیقی مثلا بانسری اور دف وغیرہ کی سماعت صراحتا حرام بیان کی ہے، حتی کہ شاخ سے بجانا بھی، اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ ایسی معصیت ہے جو فسق کو واجب کرتی اور گواہی کو رد کرنے کا باعث بنتی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت قول یہ کہتے ہیں : سماع فسق ہے، اور اس سے لذت کا حصول کفر ہے، یہ احناف کے الفاظ ہیں، اور اس سلسلہ میں انہوں نے ایک حدیث بھی روایت کی ہے جو مرفوع نہیں، ان کا کہنا ہے: اس پر واجب ہے کہ جب وہ وہاں یا اس کے قریب سے گزرے تو اسے سننے کی کوشش نہ کرے .اور جس گھر سے گانے بجانے کی آواز آ رہی ہو ابو یوسف رحمہ اللہ اس کے متعلق کہتے ہیں :وہاں بغیر اجازت داخل ہو جاؤ، کیونکہ برائی سے روکنا فرض ہے، کیونکہ اگر اجازت کے بغیر داخل ہونا جائز نہ ہو تو پھر لوگ فرض کام کرنا چھوڑ دیں گے " (اغاثۃ اللھفان (1 / 245)

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :مذاہب اربعہ اس پر متفق ہیں کہ گانے بجانے کے آلات حرام ہیں . السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ .(1 / 145)

جاوید احمد غامدی جیسے رنگین مزاج شخص نے ائمہ اربعہ کے اجماع کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا فقہ کے چاروں مکاتب کا بالعموم اس بات پر اتفاق ہے کہ موسیقی اور آلات موسیقی مطلق طور پر حرام ہیں۔(اشراق جلد 16 شمارہ: 3،مارچ 2004 ص 48)

باب پنجم موسیقی علماء اسلام کی نظر میں

امام شعبی رحمہ اللہ (تابعی سن وفات 105ھ) فرماتے ہیں کہ:

إن الغناء ينبت النفاق في القلب كما ينبت الماء الزرع وإن الذكر ينبت الإيمان في القلب كما ينبت الماء الزرع

(لابن نصر فی " قدر الصلاة" (ص 151 / 2 - 152 / 1) شیخ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے ملاحظہ ہو: (تحریم آلات الطرب 1/ 148)

گانا بجانا دل میں نفاق اس طرح پیدا کرتا ہے، جس طرح پانی کھیتی اگاتا ہے، ذکر دل میں ایمان اس طرح پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگاتا ہے۔

قاضی شریح رحمہ اللہ (تابعی سن وفات 80ھ) فرماتے ہیں:

"ایک شخص نے کسی شخص کا ڈھول توڑ دیا، تو وہ اپنا معاملہ قاضی شریح کے پاس لے گیا تو شریح نے اس پر کوئی ضمان قائم نہ کی۔ یعنی اس کو ڈھول کی قیمت کا نقصان بھرنے کا حکم نہیں دیا، کیونکہ وہ حرام ہے اور اس کی کوئی قیمت نہیں تھی۔

المصنف " لابن ابی شیبہ (7 / 312 / 3275) ، البیہقی (6 / 101)

امام ضحاک بن مزاحم (تابعی سن وفات 106ھ) فرماتے ہیں:

الغناء مفسدة للقلب مسخطة للرب الغناء مفسدة للقلب مسخطة للرب

راگ گانا دل کو برباد کرنے والا، اور رب کو ناراض کرنے والا (گناہ) ہے۔

(تلبیس ابلیس 235)

امام سعید بن مسیب رحمہ اللہ (تابعی سن وفات 93ھ) فرماتے ہیں:

إنی لأبغض الغناء وأحب الرجز

"میں گانوں سے نفرت اور جہادی ترانے پسند کرتا ہوں"

المصنف لعبد الرزاق " (19743/6/11) شیخ البانی نے صحیح قرار دیا ہے ملاحظہ ہو:

(تحریم آلات الطرب 1/ 101)

امام حسن بصری رحمہ اللہ (تابعی سن وفات 93ھ) فرماتے ہیں:

"اگر ولیمہ میں لہو اور گانا بجانا ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں "

الجامع للقیروانی صفحہ نمبر .(263 - 262)

امام فضیل بن عیاض رحمہ اللہ (تبع تابعی سن وفات 187ھ) فرماتے ہیں

اَلْغِنَاءُ رُقْيَةُ الزِّنَا "راگ بدکاری کا منتر ہے۔"

(اغاثۃ اللھفان: 245/1)

امام طبری رحمہ اللہ (مفسر قرآن متوفی ۳۱۰ھ) فرماتے ہیں:

فقد أجمع علماء الامصار على كراهة الغناء والمنع منه. وإنما فارق الجماعة إبراهيم بن سعد وعبيد الله العنبري، وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (عليكم بالسواد الاعظم. ومن فارق الجماعة مات ميتة جاهلية).

"سب علاقوں کے علماء کرام گانے بجانے کی کراہت اور اس سے روکنے پر متفق ہیں، صرف ان کی جماعت سے ابراہیم بن سعد، اور عبید اللہ العنبری نے علیحدگی اختیار کی ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تو یہ ہے کہ: آپ کو سواد اعظم کے ساتھ رہنا چاہیے، اور جو کوئی بھی جماعت سے علیحدہ ہوا وہ جاہلیت کی موت مرا"

الجامع الاحکام لقرآن للقرطبی (14 / 56)

امام بغوی رحمہ اللہ (محدث سن وفات 516ھ) فرماتے ہیں:

اور امام بغوی رحمہ اللہ نے گانے بجانے کے تمام آلات مثلاً ڈھول، بانسری باجا، اور سب آلات گانے بجانے کی خرید و فروخت حرام کا فتوی دینے کے بعد کہا ہے: تو جب تصویریں مٹا دی جائیں، اور گانے بجانے کے آلات کو اپنی حالت سے تبدیل کر دیا جائے، تو اس کی اصل چیز اور سامان فروخت کرنا جائز ہے، چاہے وہ چاندی ہو یا لوہا، یا لکڑی وغیرہ

(" شرح السنۃ 8 / 28)

امام آلوسی رحمہ اللہ (مفسر قرآن سن وفات 1270ھ) ہیں :

گانے بجانے اور قوالی کی وبا تمام شہروں اور ملکوں میں پھیل گئی ہے ، یہاں تک اب مساجد میں بھی اس سے چھٹکارا نہیں بلکہ گلوکار اور قوال تو مخصوص مساجد کے مناروں پر شراب کے اوصاف پر مشتمل اشعار گاتے ہیں اور مختلف قسم کے سر لگاتے ہیں اور تمام ممنوعہ کام کرتے ہیں اس کے باوجود اوقاف کے مال سے ان کے لئے وظائف مقرر ہیں انہیں بڑے بڑے اولیاء اللہ کہا جاتا اور دین سے لاپرواہی اختیار کرنے کے باوجود انہیں بڑے بڑے علامہ ، فہامہ کہا جاتا ہے۔ اس سے برا کام وہ ہے جو سرکش صوفیاء کرتے ہیں۔ اللہ انہیں غارت کرے ، ان پر جب ان کی شرکیہ قوالیوں کی وجہ سے اعتراض کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم قوالی میں شراب کہہ کر محبت الٰہیہ مراد لیتے ہیں سکر (نشہ آور چیزوں کا نام لے کر) ان سے محبت الٰہیہ کا غلبہ مراد لیتے ہیں ، لیلیٰ ، میہ ، سعدی وغیرہ کا نام لے ہم محبوب اعظم یعنی اللہ مراد لیتے ہیں یہ سوء ادبی ہے اور گستاخی ہے حالانکہ قرآن مجید میں ہے :

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (الاعراف180)

اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کیلئے ہیں ، سو ان ناموں سے اللہ ہی کو موسوم کرو اور ایسے لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے ناموں سے کج روی اختیار کرتے ہیں ، ان لوگوں کو ان کے کئے کی سزا ضرور ملے گی۔

(روح المعانی 1 / 72_73)

باب ششم موسیقی سائنس کی نظر

دین اسلام نے جس عمل سے روکا ہے اور اسے حرام قرار دیا ہے حقیقتاً اس سے بچنے میں انسانی ذات کیلئے نہ صرف بے شمار فوائد ہیں بلکہ وہ کئی نقصانات سے بھی محفوظ رہے گی دین اسلام نے ذات انسانی کی بھلائی کیلئے اور اسے نقصانات سے بچانے کیلئے موسیقی کو حرام قرار دیا عصر حاضر میں جدید سائنس اور سلیم الفطرت مفکرین نے موسیقی کو مضر قرار دیا ہے، سائنسی محققین اور ماہرین نفسیات نے موسیقی کے مندرجہ ذیل نقصانات بیان کئے ہیں۔

(1) **تشدد اور بغاوت** :ماہرین نفسیات کے مطابق موسیقی کی دو بڑی قسمیں کلاسیکل موسیقی اور پاپ موسیقی نوجوانوں کو میں بغاوت اور تشدد پر آمادہ کرتی ہیں امریکی میڈیکل محقق پال کنگ کے مطابق نوجوانوں میں خاص قسم کے ہارمونز وافر مقدار میں ہوتے ہیں جن کی وجہ سے نوجوان تشدد پر اتر آتے ہیں سائنسی تجربات کے مطابق موسیقی کی وجہ سے دماغ کا یہی حصہ زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ (postgraduate medicine1980)

ڈاکٹر الیزبتھ براون اور ڈاکٹر ولیم کی ریسرچ کے مطابق جدید میوزک میں نوجوانوں کیلئے بغاوت ،آزادی اور شہوت پرستی کا درس پایا جاتا ہے ان کی یہ ریسرچ (journal of medical association) میں 1980 کے شمارے میں شایع ہوئی

(2) **خودکشی کا سبب** : موسیقی انسانی زندگی میں مایوسی اور افسردگی کے جذبات پیدا کرتی ہے امریکہ اسٹین فورڈ یونیورسٹی کے سائنسدان گولڈ شین نے مختلف لوگوں پر سائنسی تجربات کرکے یہ نتیجہ نکالا کے موسیقی بھی منشیات کی طرح سننے والوں کے جسم میں ہیجان Thrills پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ کے امریکی ریاست ٹینی سی کی نیشنل ایجوکیشن ایسوسی ایشن کی تحقیق کے مطابق امریکہ میں ہر سال چھ ہزار نوجوان موسیقی کے برے اثرات سے متاثر ہوکر خودکشی کرتے ہیں ان واقعات کی کئی عبرتناک داستانیں موجود ہیں ایک واقعہ بطور عبرت ملاحظہ

ہو: امریکی ریاست جورجیا کے ایک نوجوان (John Mecollum) نے مشہور پاپ سنگر آربورن کے معروف گانے "suicide solution" کو سن کر خودکشی کر لی۔ گانے کے چند بول یہ ہیں

Suicide is the only way out....., Get gun and try it shoot ,shoot shoot.

جب جان کی میت پائی گئی تو اس وقت اس کے کانوں میں ہیڈ فون لگے ہوئے تھے، لڑکے گھر والوں نے آزبون اور ریکارڈ کمپنی کے خلاف عدالت میں کیس داخل کیا کیونکہ ان کے مطابق یہی گانہ اس لڑکے کی موت کا ذمہ دار ہے۔ (L.A Time 14 October 1990)

(3) **جنسی بے راہروی کا سبب**: موسیقی، زنا اور نشہ کا باہم گہرا ربط ہے امریکہ کے عمرانی سائنسدان گریسن اور ولیمز نے اپنے تجربات سے یہی ثابت کیا ہے کہ موسیقی بدکاری کا ذریعہ ہے ان کی ریسرچ Youth society میں 1986 کے شمارے میں شایع ہوئی۔ گریسن اور ولیم ساتویں اور دسویں جماعت کے طالب علموں کو ایک گھنٹے تک میوزک ایم ٹی وی پر میوزک ویڈیوز دکھائے اور دوسرے گروپ کو ایسی کوئی چیز نہیں دکھائی اس تجربہ سے انہیں یہ معلوم ہوا کہ ویڈیوز نہ دیکھنے والے طلبہ کی بنسبت میوزک ویڈیوز دیکھنے والے طلبہ کی رائے Premarital Sex (زناکاری) کے حق میں زیادہ تھی۔

اسلامی مفکر ابن الجوزی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: موسیقی دو بڑے نقصانوں کی بنیاد ہے۔

(1) موسیقی دل کو عظمت الٰہی میں تفکر کرنے سے روکتی ہے (2) یہ نفسانی خواہشات اور مادی لذات پر آمادہ کرتی ہے۔۔۔۔یہی وجہ ہے موسیقی کو زنا کا منتر (پیش خیمہ) قرار دیا گیا ہے۔

(تلبیس ابلیس ص 274 دار الكتاب العربي—بيروت)

شاید کے تیرے دل میں اتر جائے میری بات

امام ابن قیم رحمہ اللہ اغاثۃ اللھفان میں لکھتے ہیں :

اللہ تبارک وتعالی کے دشمن (شیطان) کی بہت زیادہ چالیں اور سازشیں جن سے وہ علم، عقل اور دین کی سعادت سے محروم لوگوں کو اپنے جال میں پھنساتا ہے اور جاہل اور باطل پرستوں کے دلوں کو شکار کرتا ہے ،اس کی چالوں میں ایک چال سیٹی ،تالی اور حرام آلات کے ذریعے گانے سنے جائیں پھر یہ چیزیں انسان کے دلوں کو قرآن کی (لذت سے) محروم کر دیتی ہیں اور گناہ اور نافرمانی کا عادی بنا دیتی ہیں ، یہ گانا بجانا شیطانی کلام ہے بندے اور رحمٰن کے درمیان ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے، یہ زنا اور لواطت کا منتر ہے۔اسکی وجہ سے بدکار عاشق اپنے معشوق سے انتہائی مراد پانا چاہتا ہے ، شیطان نے اپنے داؤ ،پھندے سے گانے بجانے کو باطل پرستوں کیلئے سنوار کر پیش کیا اور انکے دلوں میں باطل شبہات کی وحی کی ان کے دلوں نے شیطانی وحی کو قبول کرتے ہوئے (رحمانی وحی) قرآن مجید کو پس پشت ڈال دیا ،اگر آپ ان کو محفل سماع میں دیکھیں ان کی آوازیں پست ، اور سماع میں مدہوش پھر وہ ایسے لہراتے اور حرکتیں کرتے ہیں کہ ایک نشہ میں بدمست آدمی بھی نہ کرے اور اپنے رقص اور حرکتوں میں ہیجڑوں اور (رقاصاؤں) جیسا منظر پیش کرتے ہیں پس یہی لوگ اسی حالت کے مستحق ہیں پس گانے کا نشہ ان کے دلوں میں شراب کے نشے سے بھی زیادہ سرایت کر چکا ہے پس غیر اللہ بلکہ شیطان کی طرف ان کے دل مائل ہوتے ہیں اور کپڑے پھٹتے ہیں اور غیر اللہ کی اطاعت میں ان کے اموال خرچ ہوتے ہیں ،جب کبھی شیطانی کلام ان پر پڑھا جاتا ہے تو بانسری کی آواز سنتے ہی دل سے شوق کے چشمے پھوٹنے لگتے ہیں ،آنکھیں چمکنے لگتی ہیں پاؤں رقص کرتے ہیں ہاتھ وجد میں آکر تالیاں بجانا شروع کر دیتے ہیں تمام اعضاء جھوم اٹھتے ہیں سانسیں چڑھنے لگتی ہیں

اے فتنے میں مبتلا انسان ! کبھی تو نے غور کیا ہے اللہ تعالیٰ سے عطا کردہ حصہ شیطان کو بیچ چکا ہے تو سراسر نقصان کا سودا کر چکا ہے کبھی سوچا کہ ؟ یہ سوز و گداز تلاوت قرآن کے وقت کیوں پیدا نہیں ہوتا ؟ اور اچھے جذبات آیات اور سورتوں کی تلاوت کے وقت کہاں مفقود ہو جاتے ہیں ! ؟

اغاثۃ اللھفان 1/ 224-225 : دار المعرفۃ- بیروت

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنے صاحبزادے کے استاذ کو لکھا کہ :

آپ سے بچے کو ادب سکھانے کے سلسلے میں سب سے پہلی توقع ہے کہ اس کی دل میں ساز باجے کی نفرت ہونی چاہئے کیونکہ ساز باجہ شیطانی ابتدا ہے جس کا انجام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ مجھے معتبر اہل علم سے معلوم ہوا کہ ساز باجوں کی مجلسوں میں شرکت کرنا ،راگ گانے سننا اور ان کا دلدادہ ہونا دل میں نفاق بڑھاتا ہے جیسے پانی گھاس بڑھاتا ہے اور میں زندگی عطا کرنے والی ہستی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ دل میں نفاق قائم رکھنے کی نسبت ایسی مجلسوں سے دور بھاگنا سمجھدار انسان کیلئے زیادہ آسان ہے (ذم الملاہی (ق 6 / 1)

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہر قسم کے فتنے سے محفوظ رکھے اور قرآن وسنت پر عمل کی توفیق عظیم عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَىٰ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ

اہل حدیث کی دعوت کیا ہے؟

دعوت اہلحدیث دو بنیادی نکتوں میں مرکوز ومحصور ہے:

1 صرف اللہ تعالی وحدہ لاشریک لہ کی عبادت۔
2 طریقہ عبادت میں صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت۔

یہی دو نکتے ہماری دعوت کا اصلی ہدف ہیں اور ترتیب دعوت میں ان ہی دو چیزوں کو اولیت اور اساسیت حاصل ہے۔ ہماری دعوت کا اولین ہدف طلب حکومت واقتدار نہیں ہے اور نہ ہی قیام خلافت وامارت ہمارا اولین نعرہ ہے۔ ہم دعوت کے تعلق سے وہی کچھ کرتے رہیں گے جو انبیاء کرام کرتے رہے، یعنی توحید بیان کرتے رہے تو توحید کو تمیز وتمحیض کی بنیاد بنالو، توحید کو ولاء وبراء کی اساس قرار دے لو، اپنے قلب وجوارح کو نور توحید سے یوں منور کرلو کہ اس حیات مستعار کا ایک ایک لحظہ موحد اعظم محمد رسول اللہ ﷺ کے اس عقیدہ کا ترجمان بن جائے

قُلْ إِنَّ صَلاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
لاَ شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ (الانعام 162، 163)

اب اس تمام تر دعوت میں طلب اقتدار یا امارت وخلافت کا کوئی ہدف موجود نہیں ہے۔
دعوت اہلحدیث درحقیقت توحید وسنت کی اساس پر تزکیہ وتصفیہ کا نام ہے۔ چنانچہ یہ دعوت تجمع کی سیاست پر قائم نہیں ہے یعنی محض لوگوں کو جمع کرنا، انہیں توڑ کر اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرنا، روپیہ پیسہ خرچ کرنا ان کو خریدنے کی سعی کرنا، خواہ اس میں سچ، جھوٹ یا سفید وسیاہ کی تمام تفریقیں مٹ جائیں۔

فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ امیر جمعیت اہل حدیث سندھ پاکستان

(ماہنامہ دعوت اہلحدیث شمارہ 1 جولائی 2001 صفحہ نمبر 3،2)